رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَ لِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ
(الحشر۔۱۰)

آیئے

ایصالِ ثواب

کی شرعی حیثیت سیکھیے

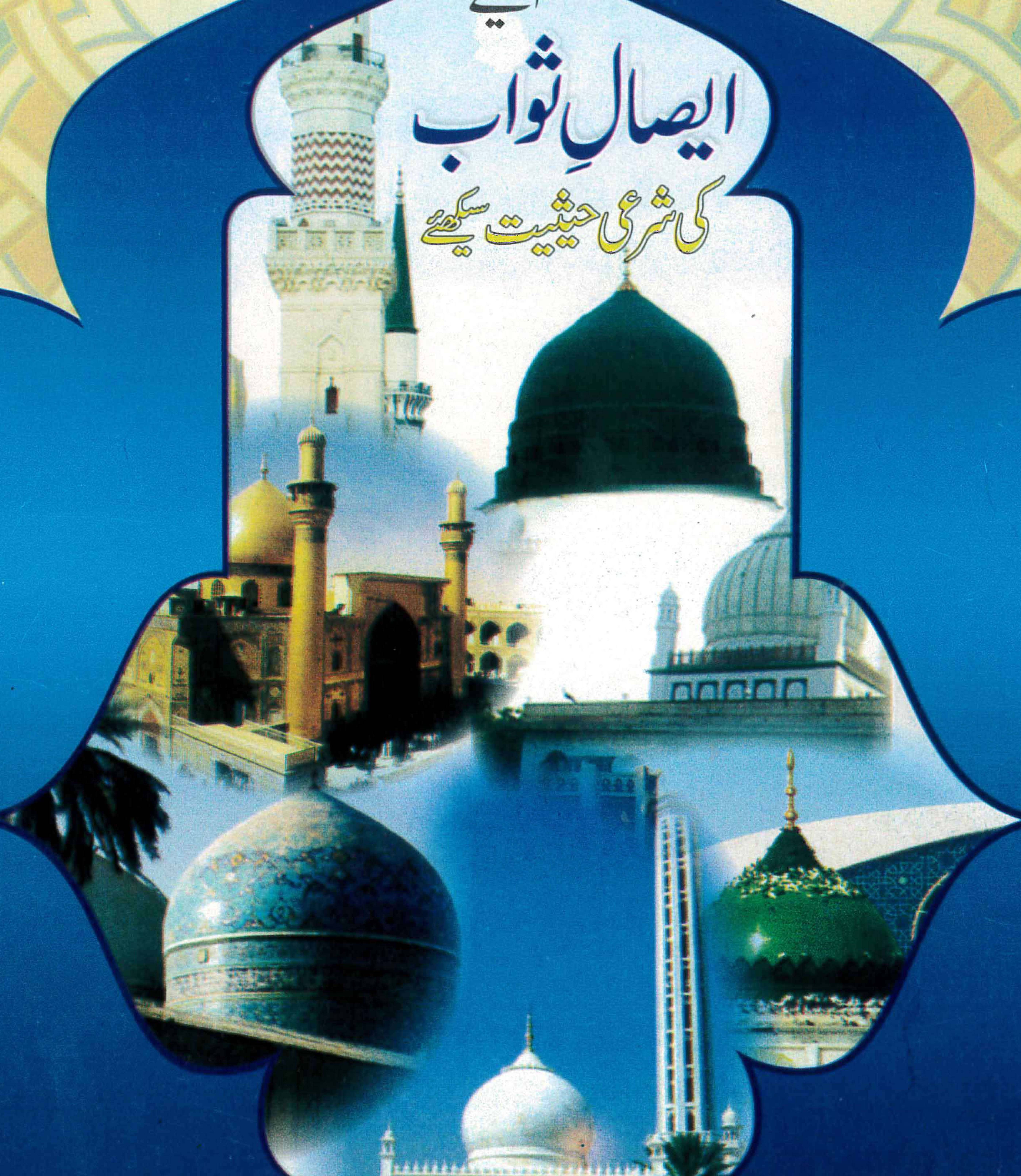

مؤلف ومصنف
پروفیسر محمد عظیم فاروقی

AZEEM PUBLICATIONS

آیئے ایصالِ ثواب
کی شرعی حیثیت سیکھئے

پروفیسر محمد عظیم فاروقی

عظیم پبلی کیشنز
اسلام آباد۔ گوجرانوالہ

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

کتاب کا نام

آیئے ایصالِ ثواب کی شرعی حیثیت سیکھئے

مئولف و مصنف

پروفیسر محمد عظیم فاروقی

باراوّل

۱۴۳۵ھ/۲۰۱۴ء

صفحات	قیمت
۳۲	۳۰روپے

ISBN:
978-969-9855-01-6

مرکزی دفتر

عظیم پبلی کیشنز پاکستان، گوجرانوالہ/اسلام آباد

عظیم ایجوکیشنل کانفرنس (رجسٹرڈ)، گوندلانوالہ روڈ، گوجرانوالہ

0321-6441756, 0345-5040713

E-mail: azeempublications@gmail.com

ذیلی دفتر

مکان نمبر 2، گلی نمبر 124، G13/4، اسلام آباد

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد:

فاعوذ باللّٰہ من الشیطن الرجیم. بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم.

وَمَالَکُمْ اَلَّا تَاْ کُلُوْا مِمَّاذُکِرَاسْمُ اللّٰہِ عَلَیْہِ وَقَدْ فَصَّلَ لَکُمْ مَّاحَرَّمَ عَلَیْکُمْ اِلَّا مَااضْطُرِرْتُمْ اِلَیْہِ ط وَاِنَّ کَثِیْرًا لَّیُضِلُّوْنَ بِاَھْوَآئِھِمْ بِغَیْرِ عِلْمٍ ط

اِنَّ رَبَّکَ ھُوَ اَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِیْنَ (سورۃ الانعام: ۱۱۹)

وقال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم:

لَایُوْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یُحِبُّ لِاَخِیْہِ مَایُحِبُّ لِنَفْسِہٖ.

صدق اللّٰہ مولانا العظیم وصدق رسولہ الکریم........

رب اشرح لی صدری. ویسرلی امری. واحلل عقدۃ من لسانی . یفقھوا قولی. (القرآن)

ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی ط

یاایھا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما. (القرآن)

اللھم صلی علی سیدناو مولانا محمد وعلی آل سیدناو مولانامحمد واصحاب سیدنا مولانا محمد وبارک وسلم صلی علیہ.

آج ہماری گفتگو کا موضوع ہے ’’ایصالِ ثواب کی شرعی حیثیت‘‘۔

جیسا کہ بندہ ناچیز نے جو آیت مبارکہ آپ کی خدمت میں تلاوت کی ہے، اُس کے شانِ نزول میں متعدد مفسرین نے کھانوں کی حلت وحرمت اور ایصالِ ثواب کے ضمن میں اس

آیت کو بھی بطورِ ثبوت پیش کیا ہے۔ پہلے اس کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں:

وما لکم	اور تمہیں کیا ہو گیا ہے
الا تاکلو	کہ تم نہیں کھاتے
مما	اس میں سے
ذکر اسم اللہ علیہ	جس پر اللہ عزوجل کا نام لیا گیا ہو
وقد	اور تحقیق
فصل لکم	کھول کر بیان کر دیا گیا ہے تمہارے لئے
ما حرم علیکم	جو حرام کیا گیا تم پر
الا	سوائے اس کے
ما اضطررتم الیہ ط	جب تمہیں مجبور کر دیا گیا ہو
وان	اور بے شک
کثیرا	اکثر
لیضلون	البتہ وہ گمراہ کرتے ہیں
باھوائھم	اپنی خواہشات کی بناء پر
بغیر علم ط	بغیر علم کے
ان ربک	بے شک آپ کا ربّ
ھو اعلم	وہ خوب جانتا ہے
بالمعتدین	حد سے بڑھنے والوں کو

سورۃ الانعام کی اس آیت کے ضمن میں مفسرین تحریر فرماتے ہیں کہ جب مسلمانوں نے مکہ فتح کیا تو مالِ غنیمت میں وہ تمام جانور بھی ہاتھ لگے جو لات، منات، ہُبل، عزیٰ اور دیگر بتوں کے نام پر چڑھاوا چڑھا کر چھوڑے گئے تھے اور بعض صحابہ کرامؓ نے سابقہ مشرکانہ روایات کے پیشِ نظر اُن کے گوشت کو استعمال کرنے کے متعلق استفسار کیا تو اللہ کریم نے کھانے، پینے اور حلال وحرام کے متعلق واضح احکامات نازل فرمائے۔ اور اجازت مرحمت فرمائی کہ کوئی چڑھاوا چاہے بُتوں کے نام پر ہو یا کسی غیر خدا کی طرف منسوب ہو جب اس کو بِسمِ اللہِ اللہُ اکبر اللہُ اکبر اللہ اُکبر کے کلمات پڑھ کر ذبح کر لیا جائے تو اس کا گوشت کھانا اور استعمال کرنا بالکل حلال اور جائز ہے۔ لہٰذا صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین نے اُن بتوں کے نام چھوڑے ہوئے تمام اُونٹ، بھیڑ بکریوں اور جانوروں کو قابو کر لیا اور اللہ کا نام لیتے ہوئے انہیں چھری پھیر کر کھایا یہ اس آیت کا شانِ نزول ہے۔ ویسے تو پوری سورت حلال وحرام کے موضوعات ومضامین سے لبریز ہے لیکن خاص طور پر آیت نمبر ۱۱۹ اُن خدشات کا قلع قمع کرتی ہے جو آج بھی بعض کلمہ پڑھنے والے مسلمان اپنے قلوب واذہان میں پیدا کئے بیٹھے ہیں۔ جن کی صریح وضاحت آج سے چودہ سو سال پہلے کر دی گئی تھی۔ یہ حضرات آج بھی مختلف اکابرین امت اور خود حضور علیہ صلوٰۃ وسلام کے ایصالِ ثواب کی نیت سے پیش کیے جانے والے جانور اور دیگر خورد ونوش کی اشیاء کے استعمال کے بارے میں مشرکینِ عرب کی طرح انہیں کھانا پینا حرام سمجھتے ہیں چاہے ان جانوروں کو شرعی حیثیت سے ذبح کیا گیا ہو اور کلامِ الٰہی سے انہیں متبرک بنا کر اس کے اجر وثواب کو بطور ہدیہ حضور ﷺ، صحابہ کرامؓ، اکابرین امت، شہداء، اولیاء اور دیگر اپنے فوت شدگان کو پیش کیا گیا ہو۔ جبکہ اُمت مسلمہ کے تمام اکابرین اس ضمن میں کسی قسم کے شک وشبہ میں مبتلا نہیں ہیں۔ مزید وضاحت کے لیے

قرآن وسنت کی روشنی میں اس مسئلہ ایصالِ ثواب کو کھول کر بیان کیا جاتا ہے تا کہ حضورِ اکرم ﷺ اور صحابہ کرامؓ کے پاکیزہ اعمال وافعال کی روشنی میں ہم اپنے طرزِ عمل کو افراط وتفریط سے بچا سکیں اور اسلاف کے اسوۂ حسنہ کو اپنے لیے مشعلِ راہ بنا سکیں۔ آیئے چند احادیث کی مدد سے اس مسئلہ کو سمجھنے کی کوشش کریں۔

مرنے والا ڈوبنے والے کی طرح:

مرنے کے بعد انسان کی اپنی کمائی کا سلسلہ بند ہو جاتا ہے۔ ہاں حضور اکرمؐ کے ارشاد کے مطابق دوسروں کی نیک کمائی سے مرنے والوں کو ضرور فائدہ پہنچتا ہے۔ اسی لئے بزرگوں نے ایصالِ ثواب کا طریقہ اپنایا ہے۔ اس کو روکنا ایسا ہی ہے جیسے کوئی کسی مجبور ومقہور انسان کی مدد کرنے سے روکے اور یہ سراسر ظلم ہے۔ خواص اور اخص الخواص کی بات الگ ہے۔ عام مرنے والے مسلمان اپنے عزیزوں کے اعمالِ خیر کے انتظار میں رہتے ہیں۔ حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندیؒ ایک مکتوب میں لکھتے ہیں:

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہیں کہ میت قبر میں اس ڈوبنے والے کی طرح ہے جو مدد کے لئے پکار رہا ہے۔ وہ مردہ اپنے والد، والدہ، بھائی یا دوست کی طرف سے ہر وقت دُعا کا منتظر رہتا ہے۔ جب قبر میں کسی کی دعا پہنچ جاتی ہے تو وہ اس کے نزدیک دُنیا و مافیہا سے زیادہ محبوب ہوتی ہے۔" (احمد سرہندی، مکتوبات، جلد اول، مکتوب نمبر ۱۰۴)

ایصالِ ثواب کے ثمرات کا مشاہدہ:

بہت سی احادیث مبارکہ سے ایصالِ ثواب کی تائید ہوتی ہے۔ حضرت مجدد الف ثانیؒ نے ایک مکتوب میں تحریر فرمایا ہے وہ بچشم خود ملاحظہ فرماتے ہیں کہ ایصالِ ثواب سے مرحومین

مستفیض ہو رہے ہیں۔ حضرت مجدد الف ثانیؒ خود بھی کھانا پکا کر ایصالِ ثواب کیا کرتے تھے۔ (جلد دوئم، مکتوب نمبر ۳۶)

اور فاتحہ مروجہ بھی دیا کرتے تھے۔ چنانچہ ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں: "آپ نے جو نیاز درویشوں کے لئے روانہ کی تھی وہ مل گئی اور اُس پر سلامتی کے لئے فاتحہ بھی پڑھ دی گئی ہے"۔ (جلد اول، مکتوب نمبر ۱۴۲)

ایصالِ ثواب کیا ہے؟

بدنی، زبانی اور مالی عبادات کا ثواب دوسرے مسلمانوں کو بخشنا ایصالِ ثواب کہلاتا ہے جس کا ثبوت قرآن وحدیث اور اقوالِ فقہاء سے صریحاً ثابت ہے۔

☆ اسی لئے مسلمانوں کی نمازِ جنازہ ادا کی جاتی ہے۔ ہر نماز میں بھی تمام اہلِ ایمان کے لئے سلامتی اور بخشش کی دعا کی جاتی ہے۔

☆ حجِ بدل اور ہدیہ قربانی کسی دوسرے مسلمان کی طرف سے ادا کرنا بھی ایصالِ ثواب کی بیّن دلیل ہے۔

☆ اسی طرح ختمِ قرآن، ختم بخاری، ختمِ فاتحہ، ختمِ قُل میں اجتماعی دعا بھی صدقہ جاریہ اور ایصالِ ثواب کا ایک مستحسن طریقہ تمام اہل اسلام میں جاری وساری ہے۔ جس میں مٹھائی، کھانا، شیرینی اور خورد ونوش کے جملہ لوازمات شامل ہوتے ہیں۔

(i) مشکوٰۃ شریف میں ایصالِ ثواب کا ثبوت

مشکوٰۃ شریف میں بھی بہت سی روایات موجود ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کھانا

ملاحظہ فرما کر صاحبِ طعام کے لئے دُعا فرمائی، بلکہ حکم دیا کہ دعوت کھا کر میزبان کو دُعا دو۔

(ii) حضرت ابوہریرہؓ کی کھجوروں پر دُعا

حضرت ابوہریرہؓ نے کچھ خرمے حضورﷺ کو پیش فرمائے اور دُعائے برکت کی درخواست کی تو حضور اکرمؐ نے خوش دلی سے کھانا سامنے رکھ کر دعائے برکت فرمائی۔ اسی طرح غزوۂ تبوک کے موقع پر مختصر کھانا سامنے رکھ کر دعا فرمائی تو اللہ تعالیٰ نے برکت فرمادی اور وہ مختصر کھانا بے شمار مجاہدینِ اسلام کو کفایت کر گیا۔

(iii) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اندازِ قربانی

حضور اکرمؐ ہر سال دو جانوروں کی قربانی فرماتے تھے۔ ایک قربانی اپنی اور اپنے اہلِ خانہ کی طرف سے، جبکہ دوسری قربانی اپنی اُمت کی طرف سے پیش فرماتے۔ اُس گوشت کو خود بھی کھاتے اور اہلِ خانہ و دیگر صحابہؓ و صحابیاتؓ کو بھی بھیجتے اور آپؐ کے پردہ فرما جانے کے بعد حضرت علیؓ نے باقاعدگی سے دو جانوروں کی قربانی فرمائی۔ ایک اپنی اور اپنے اہلِ خانہ کی طرف سے جب کہ دوسری حضور اکرمؐ کی طرف سے قربانی فرماتے رہے۔ اور وہ گوشت آپؓ خود بھی استعمال کرتے اور صحابہؓ و اہلِ بیتِ اطہارؓ بھی کھاتے رہے۔

(iv) حضرت سعدؓ کے ایصالِ ثواب کا طریقہ

حضرت سعدؓ نے ایصالِ ثواب کی نیت سے مدینہ منورہ میں کنواں کھدوا کر وقف کیا تو حضور اکرمؐ کے اذن سے اس کا نام ہی "بیر اُم سعد" یعنی سعد کی ماں کا کنواں رکھا گیا، جس پر کھڑے ہو کر حضور اکرمؐ نے خصوصی دعا فرمائی اور پانی بھی نوش فرمایا۔ لہذا کھانا اور مشروب سامنے رکھ کر دُعا کرنا جائز ہے اور اس کو کسی فوت شدہ سے منسوب کرنے سے وہ خورد و نوش ہرگز حرام نہیں ہوتا۔ لہذا

اگر امت کے نام پر، حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام پر، صحابہؓ و اہلِ بیتِ اطہارؓ کے نام پر، شیخ سید عبدالقادرؒ کے نام پر یا کسی مومن و مومنہ کے نام پر کوئی جانور ذبح کیا جائے، وقف کیا جائے، ایصالِ ثواب کی نیت سے قربان کیا جائے، جو سنتِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سنتِ صحابہؓ و اہلِ ایمان ہے تو یہ بالکل پسندیدہ عمل ہے بشرطیکہ ذبح کرتے وقت "بسم اللہ اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر" کے کلمات پڑھے جائیں اور مقصود عباداتِ الٰہی ہو۔ صرف اس امرِ خیر کا ثواب بطور ہدیہ و تحفہ کسی اہلِ ایمان (زندہ یا فوت شدہ) کو پہنچانا مقصود ہو۔ اور قربانی و عقیقہ کے جانور کے گوشت کی طرح اس کا کھانا بھی سب کے لیے جائز اور مباح ہے۔ لہذا جو لوگ محض اپنی انا اور خواہشات سے مغلوب ہو کر ایسے کھانوں کے استعمال کو حرام اور ناجائز کہتے ہیں وہ اعتدال سے پھرے ہوئے اور دین کی حقیقی تعلیمات سے بالکل بے بہرہ ہیں۔ ورنہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرامؓ کا عمل مسلسل اس پر واضح دلیل موجود ہے۔

(v) امامِ ربانی حضرت مجدد الف ثانیؒ اور فاتحہ شریف

حضرت مجدد الف ثانیؒ کا معمول تھا کہ وہ پابندی سے ایصالِ ثواب کی غرض سے اہلِ بیت اطہارؓ کے لئے کھانا وغیرہ مخصوص فرما کر فاتحہ پڑھتے اور ثواب ہدیہ کرتے۔ ایک مکتوب شریف میں ایصالِ ثواب کرنے کے حوالے سے آپؒ خود تحریر فرماتے ہیں:

پیش ازین بحسنہ سال دابِ آن بودہ کہ اگر طعامے بجت مخصوص بروحانیت مطہرہ اہل عبا می ساخت و بہ آن سرور حضرت امیر و حضرت فاطمہ و حضرت امامین رائم میکرد علیہم الصلوت والتسلیمات شے در خواب می بید کہ آں سرور حاضر است علیہ وعلی آلہ الصلوۃ والسلام فقیر برایشاں عرض سلام میکند متوجہ فقیر غنی شوند رو بجانب دیگر داند دریں اثناء بفقیر فرمودند کہ من طعام درخانہ عائشہ می خورم ھرکہ مرا طعام فرستد بخانۂ عائشہ فرستد ایں زماں فقیر دریافت کہ سبب عدم توجہ شریف ایشاں آں بودہ کہ فقیر حضرت صدیقہ را

بلکہ سائرازواج مطہرات راکہ ہمہ اہل بیت اند شریک میساخت وبجمع اھل بیت توسل میمود۔

(مکتوبات امام ربانی، دفتر دوم، حصہ ششم، مکتوب نمبر ۳۶)

ترجمہ: ''اب سے کچھ سال قبل فقیر کا طریقہ یہ تھا کہ اگر (ایصالِ ثواب کے لئے) کوئی کھانا پکاتا تو اس کا ثواب صرف اہلِ بیتؓ کی ارواح کو نذر کرتا، جس میں حضورؐ کے ساتھ حضرت علیؓ، حضرت فاطمہؓ اور حضرت امام حسنؓ و حسینؓ کو شامل کرتا۔ ایک رات فقیر نے خواب دیکھا کہ خواب میں حضور اکرم تشریف فرما ہیں۔ میں نے سلام عرض کیا مگر آپ متوجہ نہ ہوئے اور چہرۂ انور دوسری جانب فرمالیا۔ اسی دوران فقیر کو ارشاد فرمایا کہ میں عائشہؓ کے گھر کھانا کھاتا ہوں، جس نے میرے لئے کھانا بھیجنا ہو وہ عائشہؓ کے گھر بھیجے۔ فقیر اُسی وقت جان گیا مجھ پر توجہ شریف نہ فرمانے کی وجہ یہی ہے کہ فقیر اس کھانے (ایصالِ ثواب) میں حضرت عائشہؓ کو شامل نہ کرتا تھا۔ اس کے بعد سے حضرت عائشہ صدیقہؓ بلکہ تمام ازواجِ مطہرات (رضی اللہ عنہنّ) کو شامل کرلیتا کہ یہ تمام اہلِ بیت ہیں اور ان تمام اہل بیتؓ کو اپنے لئے وسیلہ بناتا۔''

ہمارا معاشرہ اور ایصالِ ثواب

ہمارے معاشرے میں ایصالِ ثواب کا رواج ہے اس کے لئے قرآن خوانی ہوتی ہے، کلمہ طیبہ اور درود شریف کا ورد ہوتا ہے اور مرحوم کے لئے جانور ذبح کر کے کھانے کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ بعض ایسے ذبیحہ کے گوشت کو محض اس لئے حرام کہتے ہیں کہ وہ کسی کے نام کیا جاتا ہے۔ چاہے ذبح کرتے وقت اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو۔ قرآن کریم میں ایسے گوشت کی حلت کے لئے واضح حکم موجود ہے اور منع کرنے والوں کو حد سے گزر جانے والے قرار دیا گیا ہے۔ ہم قرآن حکیم کو

چھوڑ کر اپنے دل سے فیصلہ کر لیتے ہیں۔ ارشاد ربانی ہے:

وَمَالَكُمْ اَلَّا تَاْكُلُوْا مِمَّاذُكِرَاسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَّاحَرَّمَ عَلَيْكُمْ اِلَّا مَااضْطُرِرْتُمْ اِلَيْهِ ط وَاِنَّ كَثِيْرًا لَّيُضِلُّوْنَ بِاَهْوَآئِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ط

اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِيْنَ (سورۃ الانعام: ۱۱۹)

ترجمہ: ''اور تمہیں کیا ہوا کہ اس میں سے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام لیا گیا، وہ تم سے مفصل بیان کر چکا جو کچھ تم پر حرام ہوا، مگر جب تمہیں اس سے مجبوری ہو اور بے شک بہت سارے اپنی خواہشوں سے گمراہ کرتے ہیں ناسمجھی میں۔ بے شک تیرا رب حد سے بڑھنے والوں کو خوب جانتا ہے''۔

ہر مومن کی خواہش

ہر مسلمان کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ دُنیا سے جانے کے بعد بھی اس کی نیکیوں میں اضافے کا سلسلہ کسی نہ کسی طرح جاری رہے تا کہ وہ آخرت میں بلند درجات تک پہنچ سکے۔ انسان کے فوت ہونے کے بعد اس کے ذاتی اعمال کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے لیکن کچھ اعمال پھر بھی اسے فائدہ دیتے ہیں۔ ان میں ایک تو وہ نیک اعمال ہیں جو انسان اپنی زندگی میں خود کر جاتا ہے اور ان پر اجر و ثواب کا سلسلہ بعد میں بھی جاری رہتا ہے۔ دوسرے وہ نیک اعمال ہیں جو لواحقین میت کے ایصالِ ثواب کی نیت سے کرتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب انسان فوت ہو جاتا ہے تو تین اعمال کے سوا اس کے تمام اعمال کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے۔ صدقہ جاریہ یا وہ علم جس سے نفع اُٹھایا جا رہا ہے یا

نیک اولاد جو اس کے لئے دُعا کرتی رہے''۔ (صحیح مُسلم:4223)

نیک اعمال کا ثوابِ جاریہ

وہ نیک اعمال جو لوگ اپنی زندگی میں کر جاتے ہیں اور ان پر اجر کا سلسلہ دُنیا سے جانے کے بعد بھی ملتا رہتا ہے۔ مندرجہ ذیل ہیں۔

(i) فی سبیل اللہ مال خرچ کرنا

صدقہ جاریہ سے مُراد خیر و بھلائی کے ان کاموں میں مال خرچ کرنا ہے جن سے لوگوں کو فائدہ پہنچے جیسے مسجد، اسکول، مدرسہ، مسافر خانہ یا ہسپتال کی تعمیر، کوئی مفید دوا بنانا، پانی پلانے کا انتظام، کنواں کھدوانا، سایہ دار یا پھل دار درخت لگوانا وغیرہ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''بہترین صدقات میں سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں کسی خیمے کا سایہ مہیا کرنا یا اللہ کے راستے میں کوئی خادم ہبہ کرنا یا اللہ کی راہ میں کسی نر جانور پر کسی کو سوار کرنا ہے''۔ (سنن الترمذی:1627)

(ii) مسجد تعمیر کرنا

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے اللہ کے لئے قطات (پرندے) کے گھونسلے جتنی یا اس سے بھی چھوٹی مسجد بنائی تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر تیار کریں گے''۔ (سنن ابن ماجہ:738)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے کوئی مسجد بنائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے اسی طرح کا ایک گھر جنت میں بنا دے گا''۔ (صحیح مُسلم:1189)

(iii) پانی کا انتظام کرنا

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے کوئی کنواں کھدوایا، پھر جو بھی پیاسا جاندار اس میں سے پانی پیئے گا خواہ وہ جن ہو، انسان ہو یا کوئی پرندہ تو قیامت تک اللہ تعالیٰ اس شخص کو اجر دیتا رہے گا''۔ (صحیح الترغیب والترھیب:271)

کنواں کھدوانے کے علاوہ دیگر طریقوں کے ذریعے پانی کا انتظام کرنا بھی باعثِ ثواب ہے مثلاً ہینڈ پمپ (نلکا) اور الیکٹرک کولر لگوانا۔

(iv) درخت لگانا

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جس مسلمان نے کوئی درخت لگایا تو جو اس درخت سے کچھ کھا گیا وہ اس کے لئے صدقہ ہے، جو اس میں سے چوری ہو گیا وہ بھی اس کے لئے صدقہ ہے، جو درندوں نے کھا لیا وہ بھی اس کے لئے صدقہ ہے، جو پرندوں نے کھا لیا وہ بھی اس کے لئے صدقہ ہے اور جو بھی اس میں کمی کرے گا مگر وہ اس کے لئے صدقہ ہوگا''۔

(صحیح مسلم:3968)

(v) مسافروں کی ضروریات کا خیال رکھنا

☆ سیدنا عمرو بن حارثؓ کہتے ہیں: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہ دینار چھوڑے نہ درہم، نہ غلام نہ باندی سوائے اپنے سفید خچر کے جس پر آپؐ سوار ہوا کرتے تھے اور آپؐ کے ہتھیار اور کچھ زمین جو آپؐ نے اپنی زندگی میں مسافروں کے لئے وقف کر رکھی تھی''۔

(صحیح بخاری:4461)

☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''یہ مال سرسبز و شیریں ہے اور مسلمان کا بہترین ساتھی

ہے جب کہ اس میں سے مسکین، یتیم اور مسافر کو دیا جائے''۔ (صحیح بخاری:1465)

(vi) نفع بخش علم

قرآن و حدیث کی تعلیم دینا، امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرنا، دین کی نشر و اشاعت کے دیگر کام جیسے مستند دینی کتب لکھنا، درس و تدریس پر مشتمل کیسٹس اور سی ڈیز کی تیاری، مفید سائنسی ایجاد وغیرہ کرنا علم نافع میں شامل ہے۔

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو ہدایت کی طرف بلائے اس کے لئے اس کے برابر اجر ہے جو اس کی پیروی کرے۔ ان میں سے کسی کے اجر میں کچھ کمی نہ کی جائے گی''۔

(صحیح مُسلم:6804)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتے، آسمانوں اور زمین کی ہر چیز یہاں تک کہ اپنے بلوں میں موجود چیونٹیاں اور مچھلیاں لوگوں کو خیر کی تعلیم دینے والے کے لئے دُعا کرتی ہیں''۔ (سُنن الترمذی:2685)

(vii) نیک اولاد

اولاد کی صحیح تربیت کرنے والا قیامت تک اس کی کمائی وصول کرتا رہے گا اور وہ بڑا خوش نصیب ہوگا۔

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک سب سے پاکیزہ چیز جسے انسان کھاتا ہے وہ اس کے (ہاتھوں) کی کمائی ہے اور اس کی اولاد بھی اس کی کمائی میں سے ہے''۔

(سُنن ابی داؤد:3528)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''بلاشبہ اللہ تعالیٰ جنت میں نیک آدمی کا درجہ بلند

فرماتا ہے تو وہ عرض کرتا ہے: اے میرے رب! یہ درجہ مجھے کیسے حاصل ہوا؟ تو (اللہ تعالیٰ) فرماتا ہے: تیری اولاد کی تیرے لئے دُعائے مغفرت کی وجہ سے''۔

(مسند احمد، ج:16، 10610)

لواحقین کی طرف سے
ایصالِ ثواب کے متفرق طریقے

لواحقین کی طرف سے میت کے ایصالِ ثواب کے لئے کئے جانے والے کام دو طرح کے ہیں۔ جنہیں فوت شدگان کے ایصالِ ثواب کے لیے نذر کیا جا سکتا ہے۔

1۔ فوت شدہ کے قرضہ جات

وہ کام جو مرنے والے کے ذمے فرض تھے مگر بیماری یا کسی اور مشکل کی وجہ سے انہیں نہ کر سکا۔ ایسے کام مندرجہ ذیل ہیں۔

(i) مرحومین کے چھوٹے ہوئے روزے رکھنا

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص فوت ہو جائے اور اس کے ذمے کچھ روزے ہوں تو اس کا ولی اس کی طرف سے روزے رکھے''۔ (صحیح بخاری)

☆ سیدنا ابنِ عباسؓ سے روایت ہے: ''ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میری والدہ فوت ہوگئی ہیں اور ان کے ذمے ایک ماہ کے روزے تھے۔ کیا میں ان کی طرف سے روزے رکھ لوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں، پس اللہ تعالیٰ کا قرض زیادہ حق دار ہے کہ اسے ادا کیا جائے''۔

(صحیح البخاری:1953)

(ii) فوت شدہ کی نذر پوری کرنا

☆ سیدنا سعد بن عبادہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا: ''بے شک میری والدہ وفات پا گئی ہیں اور ان کے ذمے نذر تھی جو وہ پوری نہ کرسکیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم ان کی نذر پوری کردو''۔ (سُنن ابی داؤد:3307)

(iii) اہلِ قبور کی طرف سے حج کرنا

☆ سیدنا ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: ''میری ماں نے حج کرنے کی نذر مانی لیکن حج کرنے سے پہلے فوت ہوگئیں۔ کیا میں ان کی طرف سے حج ادا کردوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں اس کی طرف سے حج ادا کردو (اور فرمایا کہ) تمہارا کیا خیال ہے اگر تمہاری والدہ پر قرض ہوتا تو کیا تم اسے ادا کرتی؟ اس نے کہا: ہاں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا قرض ادا کردو کیونکہ اللہ تعالیٰ زیادہ حق دار ہے کہ اس کا قرض ادا کیا جائے''۔ (صحیح البخاری:7315)

☆ سیدنا بریدہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ آپؐ کے اس ایک عورت آئی اور اس نے کہا: میں اپنی والدہ پر ایک لونڈی صدقہ کی تھی لیکن وہ فوت ہوگئی ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: تجھے اجر ضرور ملے گا اور وہ لونڈی اس نے تجھ پر میراث کی صورت میں لوٹا دی ہے۔ پھر اس نے کہا: اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری والدہ کے ذمے ایک ماہ کے روزے تھے۔ کیا میں ان کی طرف سے روزے رکھوں؟ آپؐ نے فرمایا: تو ان کی طرف سارے روزے رکھ لے پھر اس نے کہا: انہوں نے کبھی حج نہیں کیا۔ کیا میں ان کی طرف سے حج کرلوں؟ آپؐ نے فرمایا: تو اس کی طرف سے

حج کرلے''۔ (صحیح مُسلم:1149)

اس ضمن میں فقہاء نے وضاحت فرمائی ہے کہ حجِ بدل کرنے والے پر لازم ہے کہ اُس نے پہلے اپنا فرض حج ادا کیا ہو۔

(iV) فوت شدگان کا قرض اُتارنا

☆ سیدنا سلمہ بن اکوعؓ سے روایت ہے: ''ہم نبی کریمؐ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک جنازہ لایا گیا۔ لوگوں نے عرض کیا کہ اس کی نمازِ جنازہ پڑھا دیں۔ آپؐ نے پوچھا کہ کیا اس نے ترکہ میں کوئی مال چھوڑا ہے؟ لوگوں نے کہا: نہیں۔ آپؐ نے دریافت فرمایا: کیا اس پر کسی کا قرض ہے؟ لوگوں نے بتایا: تین دینار ہیں اس پر آپؐ نے فرمایا: پھر تم اپنے ساتھی کی نمازِ جنازہ خود ہی پڑھ لو۔ ابوقتادہؓ نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپؐ اس کی نمازِ جنازہ پڑھا دیں، میں اس کا قرض ادا کردوں گا۔ تو آپؐ نے اس کی نمازِ جنازہ پڑھا دی''۔

(صحیح البخاری:2289)

2- امورِ خیر بطور ایصالِ ثواب

وہ کام جو مرنے والے کے ذمہ فرض تو نہ تھے لیکن جب لواحقین اس کے لئے کرتے ہیں تو میت کو ان کا ثواب پہنچتا ہے۔ ایسے اعمال درج ذیل ہیں۔

(i) مرحومین کی بخشش کے لئے دُعا کرنا

☆ سیدنا ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سُنا: ''جب تم کسی میت کا جنازہ پڑھو تو اس کے لئے اخلاص سے دُعا کیا کرو''۔ (سُنن ابی داؤد:3199)

☆ سیدنا عثمان بن عفانؓ سے مروی ہے کہ ''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب میت کو دفن کر کے

فارغ ہوجاتے تو قبر پر رُکتے اور فرماتے: اپنے بھائی کے لئے استغفار کرو"۔

(سُنن ابی داؤد: 3221)

اس سے معلوم ہوا کہ میت پر نمازِ جنازہ پڑھنے کے بعد دعائے مغفرت وخیر کرنا مستحسن عمل ہے۔ اس سے روکنے اور منع کرنے والے ناسمجھ اور علم حدیث سے ناواقف ہیں۔

(ii) فوت شدگان کی طرف سے صدقہ کرنا

☆ سیدہ عائشہ صدیقہؓ سے روایت: "ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ میری والدہ اچانک فوت ہوگئی ہیں۔ میرا خیال ہے کہ اگر انہیں بات کرنے کا موقع ملتا تو وہ ضرور صدقہ کرتیں۔ اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا انہیں اجر ملے گا؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں"۔ (صحیح البخاری: 1388)

☆ سیدنا سعد بن عبادہؓ کہتے ہیں: "میں نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری والدہ فوت ہوگئی ہیں تو کیا میں ان کی طرف سے صدقہ کروں؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں، میں نے عرض کیا: کون سا صدقہ افضل ہے؟ آپؐ نے فرمایا: پانی پلانا"۔ (سُنن النسائی: 3664)

☆ سیدنا ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ "سیدنا سعد بن عبادہؓ کی والدہ ان کی غیر موجودگی میں فوت ہوگئیں تو انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری والدہ فوت ہوگئیں اور میں موجود نہ تھا۔ کیا ان کی طرف سے میرا صدقہ کرنا ان کو فائدہ دے گا؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں۔ تو سعدؓ نے کہا: میں آپؐ کو گواہ بناتا ہوں کہ میرا پھل دار باغ ان کی طرف سے صدقہ ہے"۔ (صحیح البخاری: 2756)

(iii) اہلِ قبور کو قُربانی میں شریک کرنا

میت کو اجر پہنچانے کے لئے قربانی میں شریک کیا جاسکتا ہے۔

☆ سیدہ عائشہ صدیقہؓ بیان کرتی ہیں: "بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سینگوں والا ایک مینڈھا لانے کا حکم دیا جس کے ہاتھ، پاؤں، پیٹ اور آنکھیں سیاہ تھیں۔ چنانچہ وہ آپؐ کے پاس لایا گیا تاکہ آپؐ اس کی قربانی کریں۔ پھر آپؐ نے فرمایا: اے عائشہؓ! چھری لاؤ۔ پھر فرمایا: اسے پتھر پر تیز کرو۔ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ پھر آپؐ نے چھری کو تھاما اور مینڈھے کو ذبح کرنے کے لئے لٹادیا۔ پھر آپؐ نے فرمایا: بسم اللہ، اللھم تقبل من محمد وآل محمد ومن أمة محمد" اللہ کے نام کے ساتھ، اے اللہ! محمدؐ، آلِ محمدؐ اور امتِ محمدؐ کی طرف سے قبول فرما۔ پھر اسے ذبح کردیا"۔ (صحیح مسلم: 5091)

اس سُنتِ مصطفیٰ ﷺ سے معلوم ہوا کہ اپنے کسی عزیز اور محسن کو قربانی کے جانور میں شریک کرنا طریقہءِ مصطفیٰ ﷺ ہے پھر اس کا گوشت کھانا اور کھلانا بھی طریقہءِ مصطفیٰ ﷺ ہے۔ ایسے کھانے کو حرام کہنے والے شریعتِ مصطفیٰ ﷺ سے روگردانی کرنے والوں میں شامل ہیں۔

(iv) کلمہ طیبہ کا ثواب پہنچانا

اسی طرح مکتوبات شریف میں امامِ ربانی حضرت مجدد الف ثانیؒ کلمہ طیبہ شریف کے فضائل کا ذکر کرتے ہوئے حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربیؒ کے حوالے سے نوٹ فرماتے ہیں کہ شیخ اکبر کسی ایصالِ ثواب کی مجلس میں تشریف فرما تھے، جس میں ایک صالح اور صاحبِ کشف نوجوان کو زار وقطار روتے ہوئے دیکھا۔ پوچھنے پر اُس نے بتایا کہ وہ اپنی والدہ مرحومہ کو نگاہِ کشف

سے عذابِ قبر میں مبتلا دیکھ رہا ہے۔ شیخ اکبرؒ فرماتے ہیں کہ مجھے اس صالح نوجوان پر ترس آیا تو میں نے دل ہی دل میں ستر ہزار دفعہ کلمہ طیبہ شریف اُس کی والدہ کو ایصالِ ثواب کر دیا جو بعد از مرگ اپنی بخشش کے لئے پڑھ رکھا تھا۔ جیسا کہ ایک حدیث میں نقل کیا گیا تھا لیکن اس حدیث کی صحت کے بارے میں میں شک میں مبتلا تھا۔ فرماتے ہیں کہ جونہی میں نے اس پڑھے ہوئے کلام کو نوجوان کی والدہ کے لئے ایصالِ ثواب کیا تو اگلے ہی لمحے اُس صاحبِ کشف نوجوان کا چہرہ خوشی سے تمتما اُٹھا اور وہ مشکور نگاہوں سے میری طرف دیکھنے لگا۔ میں نے پوچھا، اے برخوردار! چند لمحے پہلے تو پریشان تھا، مگر اب تو خوش باش نظر آ رہا ہے، ماجرا کیا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ حضور! اب میں اپنی والدی کو عذابِ قبر نہیں بلکہ جنت کے باغات میں ٹہلتا ہوا دیکھ رہا ہوں۔ حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربیؒ فرماتے ہیں کہ اس حدیث رسولؐ سے مجھے اس نوجوان کے دُرست کشف کی خبر ملی اور اس صالح نوجوان کے کشف سے حدیث کی دُرستگی کی تصدیق مل گئی۔

لہٰذا فوت شدگان کے ایصالِ ثواب اور بخشش کے لئے کلمہ طیبہ کا ورد کرنا یا کروانا، قرآن خوانی، سورۃ یٰسین اور دیگر کلمات طیبات جو مسلمان انفرادی یا اجتماعی طور پر پڑھتے اور ایصالِ ثواب کرتے ہیں یہ سب سلف صالحین کے مبارک طریقہ کو زندہ رکھتے ہیں۔

قابلِ توجہ امور

جس طرح مرنے والے کو اس کے نیک اعمال کا ثواب پہنچتا ہے اسی طرح بُرے اعمال کا وبال بھی پہنچتا ہے۔ اسی لئے خاص طور پر ان گناہوں سے بچنا چاہیے جو موت کے بعد بھی جاری رہتے ہیں۔

☆ اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے اچھا طریقہ جاری کیا اور اس پر عمل کیا گیا اسے اس کا ثواب ملے گا اور ان لوگوں کے ثواب کے برابر (مزید ثواب) ملے گا، جو اس پر عمل کریں گے۔ ان (بعد والوں) کے ثواب میں کوئی کمی نہیں ہوگی اور جس شخص نے بُرا طریقہ ایجاد کیا، پھر اس پر عمل کیا گیا، اسے اس کا گناہ ہوگا اور ان لوگوں کے گناہ کے برابر (مزید گناہ) ہوگا، جو اس پر عمل کریں گے، ان (بعد والوں) کے گناہ میں بھی کوئی کمی نہیں ہوگی''۔ (سُنن ابن ماجہ:203)

افراط وتفریط سے پرہیز

افراط وتفریط سے بچنا ہر مسلمان پر لازم ہے تاکہ انتشار وافتراق کی بجائے اتفاق و اتحاد کو فروغ ملے اور مسلمان فتوای بازیوں کی بجائے سنتِ مطہرہ پر عمل پیرا ہوتے ہوئے اپنی زندگیوں کو قرآن وسنت کے احکامات کے سانچے میں ڈھالیں۔ ارشاد پاک ہے۔

خَیْرُ الْاُمُوْرِ اَوْسَطُھَا

ترجمہ: بہترین کام وہ ہیں جو میانہ روی پر مبنی ہوں۔

آیئے اختتامی کلام کے طور پر چند صائب امور کو اپنے رویہ میں شامل کریں۔

ایصالِ ثواب کی اباحت

ایصالِ ثواب کا کرنا مذکورہ بالا تفصیلی دلائل کی روشنی میں مباح ہونا ثابت ہوتا ہے۔

اسے فرض یا واجب کا درجہ دینا اور ایسا نہ کرنے والوں کو بُرا بھلا کہنا انتہائی زیادتی ہے۔ اس طرح ایصالِ ثواب کے پسندیدہ اور محمود عمل پر بے جا تنقید کرنا اور کفر وشرک کے فتویٰ جڑھنا بھی انتہائی درجہ کی جہالت، کم فہمی اور ظلم ہے۔

فوت شدگان کے لواحقین اور ورثاء پر لازم ہے کہ اپنے محسنین کے ذمہ جتنے قرضہ جات ہیں (حقوق اللہ اور حقوق العباد) انھیں خوش دلی سے ادا کرنے کا چارہ کریں اور اپنے مرحومین کی قبور کو ٹھنڈک اور راحت پہنچائیں۔ اور اضافی امورِ خیر برائے ایصالِ ثواب اپنی استطاعت اور ہمت کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے سرانجام دیں اور دُعائے مغفرت و بخشش کرنے میں ہرگز کنجوسی نہ کریں کیونکہ ایک دن ہمیں بھی مرنا ہے اور اسی دنیا فانی سے رُخصت ہونا ہے۔ آج ہم اپنے فوت شدگان کے لیے صدقہ جاریہ اور ایصالِ ثواب کے امور سرانجام دیں گے تو کل ہمارے لیے بھی ہماری آل اولاد اور عزیز و اقرباء ہمیں مرنے کے بعد آسانی سے نہ بھلائیں گے۔ محاورتاً فارسی میں کہا جاتا ہے۔

ہر کہ خدمت کرد   خود مخدوم شد

(جو دوسروں کی خدمت کرتا ہے اُسی کی کل خدمت کی جائے گی)

اور یہ بھی ذرا سخت سا محاورہ بعض بدنصیبوں کے مرنے کے بعد بولا جاتا ہے۔

مر گیا مردود   نہ فاتحہ نہ درود

(iii) اکابرینِ امت کا طریقہ مبارکہ

بعض لوگ خورد نوش کو سامنے رکھنے کی بحث میں پڑ جاتے ہیں اُسے چھپانا ضروری سمجھتے ہیں ورنہ اُن کے خیال میں کھانا حرام ہو جاتا ہے۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے اس کے لئے طریقہء مصطفےٰ ﷺ سے چند مثالیں پیشِ خدمت ہیں۔

(1) غزوہ تبوک اور لشکرِ اسلام

غزوہ تبوک میں لشکرِ اسلام میں کھانے کی کمی ہوگئی۔ حضور ﷺ نے تمام لشکر کو حکم دیا کہ جو

کچھ بھی جس کے پاس ہے لے آؤ۔ سب حضرات کچھ نہ کچھ لائے۔ دسترخوان بچھایا گیا اس پر یہ سب رکھ دیا گیا اور پڑھا

فَدَعَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ قَالَ خُذُوْالِىْ اَوْعِيَتِكُمْ

ترجمہ: پس اس پر دُعا فرمائی اور فرمایا کہ اب اس کو اپنے برتنوں میں رکھ لو۔

(مشکوٰۃ شریف باب المعجزات فصل اول)

آپ ﷺ کی مختصر کھانے پر دُعا کی برکت سے کھانا تمام صحابہؓ کو پورا آ گیا۔

(2) سیدہ زینبؓ سے نکاح اور ولیمہ

حضور اکرم ﷺ نے سیدہ زینبؓ سے نکاح فرمایا۔ حضرت سیدہ ام سلیمؓ نے کچھ کھانا بطور ولیمہ پکایا۔ لیکن بہت لوگوں کو بُلا لیا گیا۔ لہذا اُس کھانے پر آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ رکھا اور کچھ کلام پڑھا تو وہ کھانا سب کو کفایت کر گیا۔ الفاظ کچھ یوں ہیں

فَرَءَيْتُ النَّبِىَّ ﷺ وَضَعَ يَدَهٗ عَلٰى تِلْكَ الْحَرِيْسَهِ وَتَكَلَّمَ بِمَاشَآءَ اللهُ

ترجمہ: اُس کھانے پر دستِ مبارک رکھ کر حضور ﷺ نے کچھ پڑھا۔

(مشکوٰۃ شریف باب المعجزات فصل اول)

(3) حضرت جابرؓ کا کھانا

حضرت جابرؓ نے غزوہ خندق کے دن کچھ تھوڑا کھانا پکا کر حضور ﷺ کی دعوت کی۔ حضور ﷺ ان کے مکان پر تشریف لائے اور بہت سارے صحابہ بھی ساتھ شامل ہو گئے تو حضور ﷺ کھانا پکانے والے کمرے (کچن) میں تشریف لے گئے اور کھانے پر ہاتھ رکھا اور لعابِ دہن مبارک آٹا کے ساتھ لگایا اور سارا لشکر کھانا کھا گیا مگر آٹا ختم نہ ہوا۔ الفاظ یوں ہیں۔

فَاَخْرَجْتُ لَهٗ عَجِيْنًا فَبَصَقَ فِيْهِ وَبَارَكَ

ترجمہ: آپ کے سامنے گندھا ہوا آٹا پیش کیا گیا تو اُس میں لعاب شریف ڈالا اور دُعائے برکت کی۔

(4) میزبان کے لیے دُعائے خیر و برکت

اس طرح مشکوۃ شریف میں متعدد احادیث موجود ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے کھانا ملاحظہ فرما کر صاحبِ طعام کے لیے دُعا فرمائی بلکہ حکم دیا کہ دعوت کھا کر میزبان کو دُعا دو۔ الفاظ کچھ یوں ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ غَيْرُ مُكْفِيٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًا عَنْهُ رَبَّنَا

(مشکوۃ شریف باب آداب طعام)

(5) قربانی کا جانور سامنے رکھنا

جیسا کہ حضور اکرم ﷺ نے اپنی امت کی طرف سے قربانی فرما کر مذبوحہ جانور کو سامنے رکھ کر پڑھا۔

اَللّٰهُمَّ هٰذَا مِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ

ترجمہ: اے اللہ! یہ قربانی میری اُمت کی طرف سے ہے۔

اسی طرح جنازہ میں میت کو سامنے رکھ کر نمازِ جنازہ پڑھا جاتا ہے۔ کیونکہ اسی کے لئے دُعا ہوتی ہے۔ حضرت خلیل اللہ نے کعبہ شریف کی عمارت سامنے لے کر دُعا کی

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا (القرآن)

اب بھی عقیقہ کا جانور سامنے رکھ کر ہی دُعا پڑھی جاتی ہے۔ کھانا سامنے رکھ کر بسم اللہ

شریف پڑھی جاتی ہے جو کہ آیت قرآنی ہے۔ لہذا فاتحہ شریف میں کھانا سامنے رکھ کر ایصالِ ثواب کرنے میں بھلا کیا حرج ہے؟

(4) حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ اور ایصالِ ثواب

ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے حضرت شاہ ولی اللہؒ لکھتے ہیں۔

پس دہ مرتبہ درود خوانند ختم تمام کنند و بر قدرے شیرینی فاتحہ بنام خواجگان چشت عموماً بخوانند و حاجت از خدا سوال نمایند (کتاب الانتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ)

ترجمہ: پھر دس بار درود شریف پڑھیں اور پورا ختم کریں اور تھوڑی شیرینی پر تمام خواجگانِ چشت کی فاتحہ دیں پھر خدا سے دُعا کریں۔

شاہ صاحب زبدۃ النصاح صفحہ 132 پر ایک اور سوال کے جواب میں فرماتے ہیں،

وشیر برنج بنا بر فاتحہ بزرگ بقصد ایصالِ ثواب بروح ایشاں پزند و بخورند مضائقہ نیست و اگر فاتحہ بنام بزرگ دادہ شود اغنیا را ہم خوردن جائز است۔

ترجمہ: دودھ چاول پر کسی بزرگ کی فاتحہ دیں ان کی روح کو ثواب پہنچانے کی نیت سے پکائیں اور کھائیں اور اگر کسی بزرگ کی فاتحہ دی جائے تو مالداروں کو بھی کھانا جائز ہے۔

(7) شاہ ولی اللہ کی وفات پر ایصالِ ثواب کا اہتمام

شاہ ولی اللہ کے وصال کے حوالے سے شاہ عبدالعزیز اپنے ملفوظات صفحہ نمبر ۸۰ میں تحریر فرماتے ہیں۔

روز سوم کثرت ہجوم مردم آں قدر بود کہ بیروں از حساب است ہشتاد و یک کلام اللہ بہ شمار آمد و زیادہ ہم شدہ باشد و کلمہ را حصر نیست۔

ترجمہ: تیسرے دن لوگوں کا اس قدر ہجوم تھا کہ شمار سے باہر ہے اکیاسی ختم کلام اللہ شمار میں آئے اور زیادہ بھی ہوں گے کلمہ طیبہ کا تو اندازہ ہی نہیں۔

اپنے فتاویٰ عزیزیہ صفحہ نمبر ۷۵ میں تحریر فرماتے ہیں۔

طعامیکہ ثواب آن نیاز حضرت امامین نماید برآں قُل وفاتحہ ودرود خواندن متبرک می شود وخوردن بسیار خوب است۔

ترجمہ: جس کھانے پر حضرات حسنینؓ (حضرت امام حسنؓ وحضرت امام حسینؓ) کی نیاز کریں اور قل شریف اور فاتحہ شریف اور درود پاک پڑھنا باعث برکت ہے اور اس کا کھانا بہت اچھا ہے۔

اس فتاویٰ عزیزیہ صفحہ نمبر ۱۴۱ میں مزید تحریر فرماتے ہیں۔

اگر مالیدہ وشیر برائے فاتحہ بزرگے بقصدِ ایصالِ ثواب بروحِ ایشاں پختہ بخوراند جائز است مضائقہ نیست۔

ترجمہ: اگر دودھ مالیدہ (کھیر) کسی بزرگ کی فاتحہ کے لیے ایصالِ ثواب کی نیت سے پکا کر کھلائے تو جائز ہے۔ کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

(8) حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کا موقف

اپنی مشہور زمانہ کتاب ''فیصلہ ہفت مسئلہ'' میں ایصالِ ثواب کے حوالہ سے تحریر فرماتے ہیں۔

نفسِ ایصالِ ثواب ارواحِ اموات میں کسی کو کلام نہیں۔

حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ امت مسلمہ کے تمام اکابرین میں ایک منفرد مقام رکھتے ہیں۔

حضور سیدنا پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ آپ کے حکم اور مشورہ سے حرمین شریفین کو چھوڑ کر واپس ہندوستان میں تشریف لائے فاتح قادیانیت بنے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے فتنہ کا علمی، قلمی اور عملی محاسبہ کیا اور اُسے کیفرِ کردار تک پہنچایا۔ مزید یہ کہ حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ مولانا اشرف علی تھانوی چشتی اور مولانا رشید احمد گنگوہی کے بھی پیر ومرشد ہیں۔ آپ اسی ایصال ثواب کے حوالہ سے رسالہ ہفت مسئلہ میں مزید تحریر فرماتے ہیں۔

''۔۔۔۔جیسے کہ نماز میں نیت ہر چند دل سے کافی ہے مگر موافقتِ قلب وزبان کے لیے عوام کو زبان سے کہنا بھی مستحسن ہے اگر یہاں بھی زبان سے کہہ لیا جائے کہ یا اللہ! اس کھانے کا ثواب فلاں شخص کو پہنچ جائے تو بہتر ہے۔''

''۔۔۔۔اس کے ساتھ اگر کچھ کلامِ الٰہی بھی پڑھا جائے تو قبولیت دُعا کی بھی امید ہے اور اس کلام کا ثواب بھی پہنچ جائے گا تو یہ جمع بین العبادتین ہے۔ اور گیارہویں حضرت غوث پاک کی، دسواں، بیسواں، چہلم، ششماہی، سالانہ وغیرہ اور توشہ حضرت شیخ عبدالحق اور برسینی حضرت شاہ بوعلی قلندر اور حلوہ شب برات و دیگر طریق ایصالِ ثواب کے اسی قاعدے پر مبنی ہے۔''

اسی طرح حاجی صاحب کے پیروکاروں میں مولانا محمد قاسم نانوتوی صاحب اپنی معرکۃ الاراء کتاب تحذیر الناس کے صفحہ نمبر ۲۴ پر ایصالِ ثواب کے حق میں خصوصی دلائل بھی قابلِ توجہ ہیں۔

ایصالِ ثواب کے لیے ایام ووقت کا تعین

جب تمام واضح دلائل و براہین سے ایصالِ ثواب کا مسئلہ روشن اور عیاں ہو جاتا ہے تو بسا اوقات کچھ کج فہم لوگ ایک نئی بحث چھیڑ دیتے ہیں کہ ایصالِ ثواب کے لیے وقت اور دن کا تعین کرنا بالکل ناجائز ہے بلکہ بدعت ہے۔ حالانکہ جب فی نفسہ مسئلہ ایصالِ ثواب قرآن و حدیث اور عمل صحابہؓ وسلف صالحین سے ثابت ہو چکا تو پھر تعین وقت اور دن پر غیر ضروری بحث و تمحیص کرنا سوائے تضیع اوقات کے کچھ حاصل نہیں۔

حالانکہ دُنیا کا ہر کام کرنے کے لیے تمام سمجھ دار حضرات اور مدبرین وقت اور دن مقرر کرتے ہیں تا کہ سہولت اور آسانی سے مطلوبہ مقاصد حاصل کیے جا سکیں۔ قرآنِ پاک میں ارشاد ہوا۔

اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتَابًا مَّوْقُوْتًا ط

ترجمہ: بے شک! نماز مومنوں پر مقررہ اوقات میں فرض ہے۔

واضح حکم الٰہی کے باوجود اکثر مساجد کی انتظامیہ نے اپنی سہولت کے لیے الگ الگ اوقات مقرر کیے ہوئے ہیں جن پر کوئی فتویٰ نہیں لگاتا۔ تمام تعلیمی اداروں، محکموں، فیکٹریوں اور دفاتر کے اوقات کار اور ایام تعطیل مقرر ہیں تو کیا یہ سب بدعتی ہیں۔ ایسے ہی شادی بیاہ، منگنی و نکاح، ان گنت محافل و مجالس اور تقریبات کے لیے وقت اور دن کا تعین نظم وضبط اور مخلوق کی سہولت کے لیے کیا جاتا ہے اور یہی مہذب اقوام کا طریقہ ہوتا ہے۔ اس پر اعتراض محض جہالت ہے۔

اگر فوت شدگان کی دعائے مغفرت، جنازہ، قرآن خوانی وایصالِ ثواب کے اوقات

اور ایام مقرر نہ ہوں تو لواحقین مشقت میں پڑ جائیں اور تعزیت کرنے والے بھی کئی مشکلات اور اذیتوں کا شکار ہو جائیں جن کا ہر ذی شعور ادراک کر سکتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے اپنے درس و وعظ کے لیے جمعرات کا دن اور خاص وقت مقرر کر رکھا تھا تا کہ لوگوں کو سہولت رہے۔ امام بخاریؒ نے باقاعدہ ”وقت مقرر کرنے“ کے عنوان سے باب مقرر کیا ہوا ہے۔

لہذا وقت مقرر کرنے اور دن خاص کرنے سے مقصود فقط پریشانی سے بچنا اور امن و سکون سے امورِ خیر سرانجام دینا ہے۔ یہی اللہ والوں کا طریقہ مبارکہ ہے۔

لفظ گیارہویں کی حقیقت

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا ہے۔

اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ (الحدیث/بخاری و مسلم)

ترجمہ: بے شک عملوں کا دارومدار نیتوں پر ہے۔

(1) امورِ خیر کی بجا آوری سے مقصود جب اللہ تعالیٰ کی عبادت و رضا ہو اور اُس کا اجر و ثواب کسی صاحبِ ایمان کو ایصال کرنا پہنچانا ہو تو پھر دنوں، وقتوں اور ناموں کی بحث غیر ضروری رہ جاتی ہے ویسے تو اللہ والوں کا کوئی عمل حکمت سے خالی نہیں ہوتا ہے جیسے گیارہویں شریف کی مناسب سے بہت زیادہ امورِ خیر، چاند کے دسویں دن اور رات گیارہویں کو انجام پائے جیسا کہ:-

آدمؑ کا زمین پر آنا، ان کی توبہ قبول ہونا، نوحؑ کی کشتی کا پار لگنا، اسمٰعیلؑ کا ذبح سے نجات پانا، یونسؑ کا مچھلی کے پیٹ سے باہر آنا، یعقوبؑ کا فرزند ملنا، موسیٰؑ کا فرعون سے نجات پانا، ایوبؑ کا شفایاب ہونا، امام حسینؓ کا شہید ہونا اور سید الشہداء کا رتبہ پانا سب دن دسواں اور

رات گیارہویں تھی۔ لہٰذا یہ رات متبرک ہے اور متبرک راتوں میں صدقہ وخیرات کرنا بھی پسندیدہ عمل ہے۔

(2) حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ اپنی کتاب ''یازدہ مجلس'' میں لکھتے ہیں، ''آپؒ حضور ﷺ کے میلاد کی محفل ہر ماہ بارہ تاریخ کو کرتے تھے۔ ایک بار خواب میں حضور ﷺ تشریف لائے اور فرمایا کہ اے عبدالقادر تم نے بارہویں سے ہم کو یاد رکھا ہم تم کو گیارہویں دیتے ہیں۔ یعنی لوگ گیارہویں سے تمہیں یاد کیا کریں گے۔''

ایصالِ ثواب اور ناپسندیدہ امور

ایصالِ ثواب کے نام سے بہت سارے لوگوں نے کئی غیر شرعی امور کو بھی دین میں شامل کر دیا ہے جن سے مکمل اجتناب کرنا از حد ضروری ہے۔ چند مکرہات و بدعات کی نشاندہی فائدہ سے خالی نہ ہوگی۔

(1) فرائض سے فرار اور نوافل ومباحات پر اصرار

بعض اہلِ اسلام زکوٰۃ ادا کرنے، عشر دینے اور صدقہ فطر و دیگر ایسے مقامات جن پر مال خرچ کرنا شرعاً فرض عین ہے اسے مکمل یا جزوی طور پر ترک کر دیتے یں اور محافلِ نعت، میلاد، عرس، گیارہویں، جلسے، جلوس، سماع اور ختمات خواجگان کے نام پر روپیہ پیسہ پانی کی طرح بہاتے چلے جاتے ہیں۔ اور محض ذاتی یا پارٹی کی نام ونمود مقصود ہوتی ہے۔ اس کی اصلاح احد ضروری ہے۔

فرائض وواجبات کو ترک کر کے محض مباحات میں مصروف ہونا کمال درجہ کی ناسمجھی اور حماقت ہے۔

(2) سوئم، دسواں، چہلم اور برسی وغیرہ کے کھانے

ہمارے معاشرے میں یہ ایصالِ ثواب کی مجالس رسوم ورواج تک محدود ہو کر رہ گئی ہیں۔ میت کے نام پر برادری سے روٹی لینا یعنی قوم کے طعنہ سے بچنے کے لیے جو میت کے تیجے اور دسویں وغیرہ میں برادری کی دعوت عام کی جاتی ہے تمام فقہاء نے اس کو ناجائز قرار دیا ہے۔ اس لیے کہ یہ سب نام ونمود کے لیے ہے اور موت نام ونمود کا وقت نہیں ہے۔

(شامی جلد اول کتاب الجنائز باب الدفن)

وَيُكْرَهُ اِتِّخَاذُ الضِّيَافَةِ مِنْ اَهْلِ الْمَيِّتِ لِاَنَّهٗ شُرِعَ فِي السُّرُوْرِ لَا فِي الشُّرُوْرِ ط

ترجمہ: میت والوں سے دعوت لینا مکروہ ہے کیونکہ یہ تو خوشی کے موقع پر ہوتی ہے نہ کہ غم پر۔

وَهٰذِهِ الْاَفْعَالُ كُلُّهَا لِلسُّمْعَةِ وَالرِّيَاءِ فَيَحْتَرِزُ عَنْهَا لِاَنَّهُمْ لَا يُرِيْدُوْنَ بِهَا وَجْهَ اللهِ

ترجمہ: یہ سارے کام محض دکھاوے کے ہوتے ہیں لہٰذا ان سے بچیں کیونکہ اس سے اللہ کی رضا نہیں چاہتے۔ (شامی جلد اول کتاب الجنائز باب الدفن)

(3) قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ کی وصیت

اہلِ سنت کے عظیم روحانی اور علمی پیشوا قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ نے رسمی تیجہ، دسواں اور چہلم وغیرہ کرنے سے منع فرمایا تھا کیونکہ آپ کے علاقہ میں ان مواقع پر عورتیں جمع ہو کر پیٹتیں، نوحہ کرتی تھیں اور بعد میں دنیاوی رسوم کے مطابق کھانا کھا کر جاتی تھیں۔ جبکہ حضور ﷺ نے تین دن سے زیادہ اہلِ خانہ سے تعزیت اور ماتم پرستی سے منع کیا ہے۔ (ملفوظاتِ قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ)

(4) اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاںؒ کا عمل

اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں فاضلِ بریلویؒ کسی اہلِ میت کے ہاں تعزیت کے

لیے تشریف لے جاتے تو وہاں پان حقہ وغیرہ بھی استعمال نہ فرماتے تھے۔ آپؒ نے خود وصال کے وقت وصیت فرمائی کہ ''ہماری فاتحہ کا کھانا صرف فقراء کو کھلایا جائے۔''

مزید آپ نے وصیت فرمائی کہ فاتحہ کا کھانا نابالغ بچہ اور میت کے مال سے کھلانا جائز نہیں جب تک ورثاء ترکہ کے مالک بن کر اس سے کھانا تیار نہ کریں۔

بہر حال ایصالِ ثواب اور فاتحہ مروجہ جائز و مباح عمل ہے۔ لہذا اللہ تعالیٰ ہمیں افراط و تفریط سے بچتے ہوئے اعتدال و صواب کی راہ اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور آقا علیہ الصلوۃ والسلام کی اُمت پر رحم و کرم فرمائے اور انہیں اتفاق و اتحاد سے دینِ متین کی سربلندی کے لئے فکر و عمل کے میدان میں جہدِ مسلسل کے جذبہ سے سرشار فرمائے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔

(آمین) بجاہ النبی الکریم ﷺ

العبد الفقیر

محمد عظیم فاروقی

مصنف ومئولف

کی دیگر کُتب کی فہرست

☆ آیئے دین سیکھئے ☆ آیئے قرآن سیکھئے ☆ آیئے حدیث سیکھئے

☆ آیئے تصوف سیکھئے (جلد اول ودوئم) ☆ آیئے خوشیاں بانٹئے ☆ آیئے اپنی نماز درست کیجئے

☆ آیئے ازدواجی زندگی خوشگوار بنایئے ☆ آیئے سیکھئے دُعائیں کیسے قبول ہوتی ہیں (اردو، انگلش)

☆ آیئے استقبال رمضان کیجئے ☆ ماسٹر گائیڈ ایم اے انگلش پارٹ 1 ☆ آیئے اسلامی معیشت سیکھئے

☆ ماسٹر گائیڈ ایم اے اسلامیات پارٹ 1 ☆ ماسٹر گائیڈ ایم اے سیاسیات پارٹ 1

☆ اسلامیات لازمی برائے سی ایس ایس ☆ آیئے عالمی امن قائم کیجئے

☆ تصوف وشریعت ☆ آیئے اسلامی فلسفہ سیاست سیکھئے ☆ آیئے نسبتِ نقشبندیہ سیکھئے

☆ احوال المعارفین (اردو ترجمہ: حالۃ اھل الحقیقه مع الله از سید احمد کبیر رفاعیؒ)

☆ مکتوباتِ امام ربانیؒ فکروعمل کے آئینے میں ☆ آیئے سلوک نقشبندیہ مجددیہ سیکھئے

زیرِ طباعت کتب

☆ ماسٹر گائیڈ ایم اے اسلامیات پارٹ 2 ☆ ماسٹر گائیڈ ایم اے انگلش پارٹ 2

☆ آیئے انگریزی زبان سیکھئے (انگلش) ☆ ماسٹر گائیڈ ایم اے اردو پارٹ 1,2

☆ آسان فہم قرآن (ترجمہ وشرح پارہ اوّل) ☆ احوال المعارفین (عربی، اردو، انگلش)

☆ تعلیماتِ امام ربانیؒ کا مرقع ☆ ماسٹر گائیڈ ایم اے پنجابی/فارسی پارٹ 1,2

☆ مجلسِ دین ودانش (دروس/لیکچرز) ☆ ملفوظاتِ فاروقی